Fikr-o-Nasar (Islamabad) 2:8 (1965)
© rasailojaraid.com

هبه علی الاولاد

امجد علی

[مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی سے هبه علی الا ولاد کے سلسلے میں ایک مسئلے کے بارے میں رجوع کیا گیا تھا ۔ محترم مفتی امجد علی صاحب رکن ادارہ نے اس استفسار کا بڑی تفصیل سے جواب دیا ھے ۔ اور هبه علی الاولاد کی اس خاص شق پر بحث کرتے ہوئے فریقین کے دعاوی کا محاکمہ کیا ھے اور بتایا ھے کہ ھبہ کے اس طریقے سے لڑکیوں کو ترکہ سے محروم کرنا ناجائز ھے ۔ ھم وہ استفتا اور اس کا جواب شائع کر رھے ھیں]

(مدیر)

استفتا

مکرمی و محترمی ۔ سلام مسنون

حسب ذیل مسئلہ کے بارے میں قرآن و حدیث کی روشنی میں رھنمائی کرکے عنداللہ ماجور ہوں ۔

ھمارے ملک پاکستان میں جب سے شریعت ایکٹ کا نفاذ ھوا ھے اور لوگوں کی میراث اسلامی قانون کے مطابق تقسیم کے ھونا شروع ھوئی ھے۔ زمیندار طبقه نے اس کی زد سے بچنے کے لئے اور اپنے آباؤ اجداد کے مخصوص رواج پر کاربند رھنے کی خاطر اپنی جائداد زرعی زمین کو اپنی زندگی ھی میں اپنے بیٹوں کے نام بذریعہ ھبہ منتقل کرنا شروع کردی ھے تاکہ لڑکیاں بعد از وفات والد کے ترکہ سے حصہ نہ پاسکیں۔ یہ حربہ اتنا کارگر ھے کہ شریعت ایکٹ کے نفاذ کے باوجود اس حربہ سے اسلامی قانون وراثت عملاً معطل ھوکر رہ جاتا ھے اور معاشرہ کا عمل درآمد ھندو رواج کے مطابق ھی رھتا ھے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مثال کے طور پر زید ایک شخص ھے جو کہ ۱۰۰ ایکڑ اراضی کا مالک تھا ۔ اس کی اولاد چار بیٹے اور دو بیٹیاں ھیں ۔ ایک بیوی بھی ھے ۔ اس نے ۱۹۵۲ءمیں اپنی ۸۰ ایکڑ اراضی اپنے چار بیٹوں کے نام منتقل کردی۔ تحصیلدار نے انتقال تصدیق کرتے وقت از خود واھب سے پوچھا کہ تیری کوئی لڑکی بھی ھے؟ اس نے اعتراف کیا کہ میری دو لڑکیاں ھیں ۔ پھر افسر مجاز نے پوچھا کہ آیا تم ان کو بھی کچھ دے رھے ھو ؟ اس نے بیان دیا کہ بقایا ۲۰ ایکڑ اراضی میں نے اپنی دختر کے لئے محفوظ کرلی ھے ۔ چنانچہ یہ الفاظ افسر مجاز نے انتقال تصدیق کرتے وقت انتقال میں درج کردیئے ۔ ۱۹۵۸ءمیں زید پھر لڑکوں کے دباؤ میں آگیا یا اس نے مزیدقانونی واقفیت حاصل کرلی اور بقایا ۲۰ ایکڑ اراضی بھی اپنے بیٹوں کو بذریعہ ھبہ منتقل کردی ۔ اس طرح اس نے اپنی لڑکیوں کو اپنی جائداد سے بالکل محروم کردیا ۔ یہ ایک مثال ھے ویسے اس طرح اکثر لڑکیوں کو ان کے حق میراث سے محروم کیا جارھا ھے ۔

مروجہ قانون ایسی مظلوم لڑکی کی کوئی مدد نہیں کرتا اور بعض علماء بھی ایسے ھبہ کو از روئے شریعت جائز سمجھتے ھیں ۔ وہ کہتے ھیں کہ یہ فعل عنداللہ گناہ ھے مگر قانوناً جائز ھے۔ اس کے برعکس اھل السنت والجماعت کے تمام مذاھب کا اگر گہرا مطالعہ کیا جائے تو بڑے بڑے جلیل القدر ائمہ اور معتبر کتابیں ایسی بھی موجود ھیں جو ایسے ھبہ کو باطل اور کالعدم قرار دیتی ھیں ۔

لہذا پوری تحقیقات کرکے تشفی بخش رہنمائی سے فیض یاب فرمائیں ۔

احقر العباد
محمد اسلم چیمہ ،
الشرکت الاسلامیہ
بھوپال والا (ضلع سیالکوٹ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جواب

باسمه تعالیٰ

هبه علی الاولاد بطریقۂ تفضیل و ترجیح کے مسئله میں فقہاء سلف نے جن احادیث و آثار سے استدلال کیا ہے، وہ ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں - اس کے بعد اس مسئله میں ہر گروہ کا مسلک پیش کرتے ہوئے حقیقت امر کا انکشاف پیش کریں گے -

''عن عامر قال سمعت النعمان بن بشیر رضی الله عنہما وهوا علی المنبر یقول اعطانی ابی عطیة فقالت عمرة بنت رواحة لا ارضی حتی تشهد رسول الله صلی الله علیہ وسلم فاتیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی اعطیت ابنی من عمره بنت رواحة عطیة فامرتنی ان اشهدک یا رسول الله صلعم قال اعطیت سائر والدک مثل هذا ؟ قال لا قال فاتقوا الله و اعدلوا بین اولادکم - قال فرجع فرد عطیته - (۱) ''

یعنی عامر کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رض کو منبر پر فرماتے سنا کہ میرے والد (بشیر رضی اللہ عنہ) نے مجھے عطیه دیا۔ پس عمره بنت رواحه نے ان سے کہا کہ اس وقت تک میں اس پر راضی نه ہوں گی جب تک تم اس پر رسول الله صلی الله علیه وسلم کی گواہی نه کرادو گے - چنانچه وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ میں نے اپنے لڑکے کو جو عمره بنت رواحه سے پیدا ہوا ہے عطیه کیا ہے اس نے مجھ کو حکم دیا کہ یا رسول الله آپ کو اس ہبه (عطیه) پر میں گواہ کردوں - حضور نے فرمایا کیا تم نے اپنی باقی تمام اولاد کو اسی طرح عطیه (ہبه) کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں - حضور انور نے فرمایا خدا سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل اختیار کرو -

---

(بخاری بر حاشیہء فتح الباری جلد ۵ مطبوعۂ مصر صفحه ۱۳۲ کتاب الهبه باب الاشهاد) ...

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نعمان رض نے کہا لہذا انہوں نے رجوع کرکے اپنا عطیہ واپس لے لیا ۔

یہ حدیث بخاری رح نے کئی بابوں میں مختلف اسناد سے نقل کی ہے ۔ چنانچہ کتاب الشہادت میں عبداللہ ابن مبارک سے روایت کی ہے نیز دیگر محدثین نے بھی اس کو کثرت سے روایت کیا ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :

مسلم نے کتاب الفرائض میں بہ روایت مالک و ابو بکر ابن ابی شیبہ و اسحاق ابن ابراہیم و ابن عمر و قتیبہ و محمد ابن رمح و حرملہ و اسحاق ابن ابراہیم و عبد بن حمید اور ابو بکر بروایت علی و محمدابن ابراہیم و محمدابن المثنی و احمد ابن عثمان ۔ اور ترمذی رح نے کتاب الاحکام میں نصر ابن علی و سعید ابن عبدالرحمن سے ۔ نسائی رح نے کتاب النحل میں محمد ابن منصور و سفیان و محمد ابن مسلمہ و حارث ابن مسکین سے بروایت عبدالرحمن ابن قاسم و مالک و ولیدابن مسلم و قتیبہ بواسطہ سفیان و عمر و بن عثمان ـــ اور ابن ماجہ رح نے کتاب الاحکام میں ھشام ابن عمار و شعبی سے ـــ اور ابو داؤد رح نے کتاب البیوع میں احمد ابن حنبل سے ـــ نیز نسائی نے محمد ابن مثنی و محمد ابن عبدالملک و موسی ابن عبدالرحمن و ابو داؤد الحرانی سے بھی ـــ اور ابن ماجہ نے کتاب الاحکام میں بکر ابن خلف سے بھی ـــ ان تمام روایات میں حدیث کا وہ حصہ جس میں غلام کے ھبہ و عطیہ کرنے کا تذکرہ ہے کہ حضرت نعمان کی والدہ کی فرمائش پر ان کے والد نے یہ غلام ھبہ کیا تھا یکساں ہے ۔ صرف آخری حصہ میں الفاظ کا اختلاف ہے جس کو ہم یہاں نقل کرنا ضروری خیال کرتے ھیں ان روایات میں مجموعی طور پر مندرجہ ذیل الفاظ استعمال کئے گئے ھیں ۔

(**فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم**) ۔ خدا سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو ـــ (**فارجعہ**) یعنی رجوع کرلو ـــ (**فاردده**) واپس کرلو ـــ (**قال لا تشهدنی علی جور**) فرمایا ظلم پر مجھکو گواہ نہ بناؤ ـــ (**لااشهد علی جور**) میں ظلم پر شاھد نہیں بنتا ـــ (**فلاتشهدنی اذا فانی لا اشهد علی جور**) یعنی ایسی حالت میں مجھے شاھد نہ بنا کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں بننا چاھتا ـــ (**فانی لا اشهد علی جور لیشهد علی هذا غیری**) میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بناؤ— **(فاشهد علیٰ هذا غیری)** پس اس پر میرے علاوہ کسی دوسرے کو گواہ بنالو—**(فلیس یصلح هذا وانی لا اشهد الا علیٰ حق)** یہ درست نہیں ہے — میں حق کے سوائے کسی شئے پر شاهد نہیں ہوتا—**(لا اشهد الا علی الحق)** میں شاهد نہیں بنتا ہوں مگر حق پر— **(فکرهه ان یشهد له)** پس آپ نے انکے لئے شہادت کو مکروہ خیال فرمایا— **(اعدلوا بین اولادکم فی النحل کما تحبون ان یعدلوا بینکم فی البر)** اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو بخشش میں جس طرح تم کو یہ پسند ہے کہ وہ تمہارے ساتھ نیکی میں عدل کریں—**(ان لبنیک علیک من الحق ان تعدل بینهم ولا تشهدنی علیٰ جور آیسرک ان یکونوا الیک من البر سواءً قال بلیٰ قال ولا اذا)** تم پر تمہاری اولاد کا حق ہے یہ کہ تم ان کے درمیان عدل کرو اور مجھکو جور پر شاهد نہ بناؤ کیا تم کو یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ وہ سب تمہارے ساتھ نیکی کرنے میں مساوی ہوں عرض کیا ہاں حضور نے فرمایا تو اس وقت یہ فعل ہی (درست) نہیں—**(لهم علیک من الحق ان تعدل بینهم کما ان لک علیهم من الحق ان یبروک)** انکا تم پر یہ حق ہے کہ انکے درمیان تم عدل کرو جس طرح تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے ساتھ برابر کا سلوک کریں—**(الا سویت بینهم)** تم نے انکے درمیان مساوات کیوں نہ کی—**(سووا بینهم)** ان کے درمیان برابری کرو—**(سووا بین اولادکم فی العطیه فلو کنت مفضلا احدا لفضلت النساء)** اپنی اولاد کے درمیان میں مساوات اختیار کرو عطیہ میں۔پس اگر میں کسی کو فضیلت دیتا تو عورتوں کو دیتا (۲) ۔

یہ وہ روایات ہیں جن کے الفاظ سے فقہاء سلف نے اپنے اپنے مسلک پر استدلال کیا ہے ۔ چنانچہ فریق اول یعنی امام ثوری و لیث ابن سعد و قاسم ابن عبدالرحمن و محمد ابن منکدر و ابوحنیفہ و ابو یوسف و محمد ابن حسن و شافعی اور ایک روایت میں احمد ابن حنبل رحمہم اللہ کا یہ قول ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی صحت و تندرستی کی حالت میں اپنی بعض اولاد کو ترجیح و فضیلت دوسرے بعض پردے کر عطیہ (ہبہ) کرے تو یہ دیانۃً مکروہ ہے لیکن حکماً

(۲) فتح الباری جلد ۵ مطبوعہ مصر ص ۱۳۲ کتاب الهبه عمدۃ القاری جلد ۹ ص ۲۷۲ مطبوعہ مصر ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

و قضاءً درست ہوگا ۔ حنفیہ کے اس کراہت میں دو قول ہیں یہ کہ مکروہ تنزیہی ہو یہ کہ مکروہ تحریمی ہو لیکن بحر الرائق نے مکروہ تحریمی ہونے ہو یہ کہ مکرہ تحریہی ہو لیکن بحر الرائق نے مکروہ تحریمی ہونے کو ترجیح دی ہے ۔ (۳)

ان حضرات کا طریقہ استدلال یہ ہے کہ حدیث مذکور کی تمام عبارات حکم اور فیصلے کی نوعیت نہیں رکھتیں بلکہ نصیحت و امربالمعروف کی حیثیت رکھتی ہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقصود ہے کہ یہ تفصیل مکروہ ہے ۔ ایسا کرنے والا اس ثواب کامستحق نہیں ہوگا جو وہ اپنے ہبہ سے مقصود رکھے گا ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصیت سے جس روایت یا روایات یہ الفاظ ہیں سے استدلال کیا ہے، اس کے میرے علاوہ اس پر کسی دوسرے کو گواہ بنالو اس کی رو سے اپنے مسلک پر استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر یہ ہبہ درست نہ ہوتا تو آنحضرت صلعم یہ نہ فرماتے کہ کسی دوسرے شخص کو گواہ بنالو کیونکہ جو فعل باطل ہو اس پر نہ خود کا گواہ بننا درست ہے نہ کسی دوسرے کا (۴)

دیگر حضرات کا استدلال اس طرح ہے کہ حضرت نعمان کے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے سے قبل اپنے ہبہ کو نافذ و قطعی نہ کیا تھا بلکہ مشورہ لینے کے لئے حضور کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے تھے آپ نے مشورہ دیا اور حضرت بشیر نے اس پر عمل پیرا ہوکر ہبہ سے رجوع کرلیا ۔

(۲) یہ کہ نعمان بالغ تھے انہوں نے ابھی تک اس عطیہ پر قبضہ نہ کیا تھا ۔ ہبہ نا تمام تھا اور ایسی صورت میں واہب کو رجوع کرنے کا حق ہوتا ہے ۔

(۳) یہ کہ آنحضرت نے حضرت بشیر کو یہ حکم دیا کہ رجوع کرلو اور یہ حکم اسی وقت صحیح ہوگا کہ جب ہبہ کا عقد منعقدہ و صحیح تسلیم

(۳) بحر الرائق جلد ۷ کتاب الھدیہ مطبوعہء مصر ۔
(۴) فتح الباری جلد ۵ ص مذکورہ حاشیہ (۱) ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا جائے - ہبہ باطل ہونے کی صورت میں رجوع عن الھبہ بے معنی چیز ہے -

(۴) ایک روایت کے الفاظ کہ " میرے علاوہ کسی دوسرے کو شاھد بناؤ " ان سے آنحضرت نے ظاہر فرمایا ہے کہ میں حاکم وقت ہوں میرے لئے کسی مقدمہ میں شہادت غیر مناسب ہے کیونکہ حاکم وقت کی شان حکم دینا فیصلہ کردینا ہے نہ کہ ادائے شہادت -

(۵) ایک روایت میں آنحضرت کا یہ فرمانا کہ " تم ان کے درمیان مساوات کیوں نہیں کرتے - " یہ طرز عبارت استحباب پر دلالت کرتا ہے -

(۶) جس روایت میں تسویہ کا حکم بصیغہ امر دیا گیا ہے اس روایت میں جو الفاظ محفوظ طریقہ پر مروی ہیں وہ (سووا) کی بجائے (قاربو) کے الفاظ ہیں اور مقاربت کسی فریق کے نزدیک واجب نہیں لہذا تسویہ بھی واجب نہیں -

(۷) جن روایات میں مساوات فی الھبہ کو اولاد کے احسان و سلوک للاباء کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے وہ اس امر کی دلیل ہیں کہ جس طرح اولاد پر والدین کے حق میں احسان میں تسویہ واجب نہیں اسی طرح والد پر اولاد کے حق میں تسویہ ضروری نہیں -

(۸) یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا فعل بھی اس امر کی دلیل ہے کہ عدم تفضیل بعض علی البعض مستحب و مندوب ہے واجب نہیں ہے - چنانچہ بیہقی جلد ۶ مطبوعہ حیدر آباد دکن ص ۱۷۸ میں حضرت ابوبکر رض سے اس طرح مروی ہے

(عن عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ قالت کان ابوبکر رضی اللہ عنہ نحلنی جداداً عشرین وسقاً من مالہ فلما حضرتہ الوفات جلس فاحتبیٰ ثم تشھد ثم قال اما بعد ای بنیۃ ان احب الناس الی غنی بعدی لانت و انی کنت نحلتک جواد عشرین وسقاً من مالی فوددت واللہ لو انک کنت خزنتہ وجددتہ ولکن انما ھو الیوم مال الوارث و انما ھما اخیاک فقالت یا ابناہ ھذہ اسماء فمن الاخریٰ قال ذو بطن ابنت خارجۃ اراھا جاریۃ فقلت لو اعطیتنی ماھوا کذا لوددتہ الی کذا الیک)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رض نے حضرت عائشہ رض کو بیس وسق کھجوریں ہبہ کی تھیں ۔ جب آپ کی وفات کا وقت آ پہنچا تو حضرت ابوبکر نے حضرت عائشہ رض سے حمد و نعت کے بعد فرمایا ۔ میری بچی میں نے تم کو بیس وسق کھجوریں ہبہ کی تھیں اور مجھے یہ محبوب تھا کہ تم لوگوں کی نسبت سے میرے بعد زیادہ غنیٰ کی حالت میں ہو کاش تم ان کو توڑ کر اپنے پاس جمع کر لیتیں ۔ اب یہ تمام وارثوں کا مال ہوگیا ۔ ان میں دو تمہارے بھائی اور دو تمہاری ہمشیر گان ہیں ۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا والد صاحب ایک بہن تو یہ حضرت اسماء ہیں لیکن دوسری بہن کو میں نہ جان سکی وہ کون ہے ۔ فرمایا بنت خارجہ کے پیٹ میں جو بچہ ہے میرا گمان ہے کہ وہ لڑکی ہے حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ آپ نے مجھے جو کچھ عطا فرمایا ہے وہ خواہ کتنا ھی کیوں نہ ہوتا میں وہ بھی آپ کو واپس کر دیتی ۔(۵)

نیز حضرت عمر رض نے حضرت عاصم کو اور حضرت ابن عوف نے ام کلثوم کو اپنی دوسری اولادوں پر ترجیح دی اور اسی طرح حضرت ابن عمر رض نے و عبدالرحمن ابن قاسم نے ۔ (۶)

اس کے مقابلہ میں فریق دوم یعنی حضرت طاؤس و عطا ابن ابی رباح و مجاهد و عروه و ابن جریج و نخعی و شبعی و ابن شبرمہ و بروایت مرجع ابن حنبل و اسحق یہ فرماتے ہیں کہ ہبہ باطل واجب الرد ہوگا ۔ ایک روایت امام ابو یوسف رح سے بھی واجب الرد ہونے کی اس صورت میں منقول ہے جبکہ والد نے اپنے تفضیلی عمل سے دوسری اولاد کو ضرر پہنچانے کی نیت سے ہبہ کیا ہو ۔ (۷)

اس فریق کا استدلال مذکورہ روایات کے ان الفاظ پر مبنی ہے جو بصیغہ امر وارد ہوئے ہیں مثلاً (فارجعہ) یا (فاردده) یا جن الفاظ میں

---

(۵) بیہقی جلد ۶ ص ۱۷۸ مطبوعہ دکن و فتح الباری جلد ۵ ص ۱۳۲ مطبوعہ مصر و عمدۃ القاری جلد ۶ ص ۲۷۲ مطبوعہ مصر ۔

(۶) بحوالہ مذکورہ ص سابقہ ۔

(۷) بحوالہ فتح الباری و عمدۃ القاری جلد و صفحہ سابقہ ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تشدید موجود ہے - ظاہر ہے کہ امر وجوب پر دلالت کرتا ہے اور جن میں اس فعل پر سختی سے ممانعت موجود ہے وہ بھی وجوب رجوع کی دلیل ہے خصوصاً جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جور قرار دیا ہو - جو شریعت میں کتاب اللہ و سنت رسول دونوں کے لحاظ سے حرام ہے - ارتکاب حرام معصیت ہے اور معصیت سے باز رکھنا واجب ہے - اور ان تمام دلائل کا جواب جو فریق اول نے اپنے مذہب پر پیش کئے ہیں یہ ہے کہ :

(۱) روایات کی اکثریت اس امر کو واضح کر دیتی ہے کہ نعمان رض کے والد حضرت بشیر اپنی زوجہ عمرہ بنت رواحہ کی فرمائش پر غلام قطعاً ہبہ کر چکے تھے لیکن نعمان کی والدہ حضرت عمرہ کو اس ہبہ کی تسجیل و توثیق بذریعہ ایک اعلی شہادت کے مطلوب تھی تاکہ آئندہ کسی موقع پر حضرت بشیر کے دیگر وارث مزاحمت نہ کر سکیں -

( ) حضرت نعمان کے بالغ و کبیر ہونے کا قول بھی غیر صحیح ہے ! اس لئے کہ روایات میں حضرت نعمان کے اپنے الفاظ اس طرح منقول ہیں (فاخذ بیدی وانا یومئذ غلام) ایک روایت میں ہے (قال جاء بی ابی یحملنی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پس میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں اس وقت لڑکا تھا - (۲) فرمایا میرے والد مجھکو اٹھائے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے - ان دونوں عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نابالغ صغیرالسن تھے -

(۳) یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رجوع کرلو ، ہبہ کی صحت پر دلالت کرتا ہے-لیکن یہ استدلال بھی ضعیف ہے کیونکہ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ تم نے اپنے خیال میں جو فعل جائز وصحیح سمجھتے ہوئے کیا ہے وہ غیر صحیح ہے قابل رجعت ہے -

(۴) یہ کہنا کہ حضور کا فرمانا '' میرے علاوہ کسی دوسرے کو گواہ بنا لو ،، یہ بھی اس کی دلیل نہیں کہ اس سے صحت ہبہ کی اجازت مراد لی جائے بلکہ یہ عبارت جس طرح آپ کے نزدیک اجازت پر دلالت کرتی ہے اسی طرح ایسی عبارت توبیخ کےلئے بھی استعمال ہوتی ہے جس سے متکلم کا مقصود مخاطب کو تنبیہ و تخویف کرنا ہوتا ہے نیز یہ معنی بھی ہوسکتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ھیں کہ تم میرے علاوہ کسی کو گواہ بنالو لیکن یہ گواھی تمہارے مفید مطلب نہ ہوگی کیونکہ شرعاً یہ فعل درست ھی نہیں ھے جس طرح حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں آنحضرت صلعم نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا تھا جب کہ بریرہ رض کے آقا ولاء کی شرط اپنے لئے رکھنا چاھتے تھے '' شرط کرلو ،، کیونکہ جو شرط ناجائز ھو اس کے کرنے سے وہ ناقابل اعتبار متصور ہوگی اس کا کوئی اثر مرتب نہ ھوگا ۔

(۵) آپ کا ایک روایت کی اس عبارت سے (تم ان کے درمیان مساوات کیوں نہیں اختیار کرتے) ھبہ کی صحت و استحباب رجعت پر استدلال اس وجہ سے ضعیف ھے کہ دوسری روایت میں یہی عبارت بصیغۂ امر وارد ھوئی ھے جس کا ترجمہ اس طرح ھوگا '' ان کے درمیان مساوات اختیار کرو یا برابری کرو ،،۔

(۶) یہ کہنا کہ جس روایت میں (سووا) کا لفظ آیا ھے، اس میں محفوظ طریقہ پر جو لفظ مروی ھے وہ (قاربوا) کا لفظ ھے لہذا مقاربت ان الفاظ کے پیش نظر کسی فریق کے نزدیک واجب نہیں تو پھر مساوات بھی واجب نہ ھونا چاھئے ۔ یہ فرمانا اس لئے درست نہیں کہ جو عدل و مساوات کو واجب قرار دیتے ھیں وہ (قاربوا) کو (سووا) کے معنی ھی پر محمول کرتے ھیں نیز اسی روایت میں اس فعل پر (جور) و (غیر حق) کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ھے جو (قاربوا) بمعنی (سووا) ھونے کی دلیل ھے ۔

(۷) حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے فعل سے استدلال کہ اگر بطریقۂ تفضیل ھبہ صحیح نہ ھوتا تو یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تفضیل فی الھبہ کا عمل نہ کرتے ۔ اس کے جواب میں اتنا پیش کردینا کافی ھے کہ حضرات ابو بکر رض نے یہ ھبہ اپنی صحت و عافیت کے وقت میں کیا تھا ۔ ھوسکتا ھے کہ اس وقت آپ کی نیت یہ ھو کہ اس کے بعد دیگر ورثاء کو یکے بعد دیگرے اس طرح عطیات کردیں گے ۔ چونکہ حضرت عائشہ دوسری اولاد کے مقابلہ میں دو سبب کی بنا پر عطیہ میں تقدم کا حق رکھتی تھیں اولاً یہ کہ آپ ازواج مطہرات میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب تر زوجہ تھیں، علم و فضل و اشاعت دین میں آپ کا بڑا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حصه تها دوم یه که آپ بیوه هوچکی تهیں لیکن دوسری اولاد کو هبه کرنے سے قبل هی وقت وفات آ پہنچا اور اس وقت اس هبه کی شکل جو حضرت عائشه رضی الله عنها کو کیا گیا تها تبدیل هوکر تفضیل البعض علی البعض کی شکل پیدا هوگئی اور یه ناجائز تها چنانچه آپ نے اسی عدم جواز کی بنا پر رجوع فرمالیا ۔

باقی رها حضرت عمر رض و حضرت ابن عوف و عبدالله ابن عمر کے آثار، ان میں بهی یهی احتمال هے که دیگر ورثا نے اس ترجیح و تفصیل پر اظهار رضامندی کردیا هو اور هماری گفتگو اس صورت میں هے جب که دیگر ورثاء اپنی خوشنودی و رضا کا اظهار نه کریں ۔

(مسلسل)

* * * * *

مرکزی ادارهٔ تحقیقات اسلامی

کی پیش کش

امام قشیری کے تین نایاب رسالوں کا مجموعه

الرسائل القشیریه

قیمت : دس روپے

ملنے کا پته

ناظم نشرو اشاعت ، مرکزی اداره تحقیقات اسلامی

حیدر علی روڈ ، کراچی نمبر ٥ ۔ پوسٹ بکس نمبر ۳۱۰۷

© rasailojaraid.com